دولت انگلشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامرا نواب سر سید محمد حامد علیخان صاحب بہادر مستعد جنگ جی سی ایس آئی

دبدبہ سکندری

ریاست رامپور

مدیر۔ فضل حسن صابری

نائب مدیر۔ صابر حسن قادری

فیض روحانی تاج الصلحا رئیس الفقرا حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

... رامپور سکندر ... / ... بستہ کمر بہ چاکری	... شہرہ شہر دور گرد رعب جلالی قیصری	... وفا ... سطوت شاہ ... دبدبہ سکندری

اشتہار ضوابط اخبار دبدبہ سکندری رامپور

خالق کون و مکان کے طفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... ۶۲ سال سے ریاست رامپور (ممالک متحدہ) میں ... اقوال بزرگان دین و ملت ... مضمون نگاروں کے مراسلات اور ... رعایا و گورنمنٹ میں خوشگوار تعلقات پیدا ہوں ... انگریزی ... کے دلچسپ ترجمے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔

... چار درجات پر منقسم ... (الف) جلیل القدر والیان ریاست و معززین ... (ب) ... سالانہ چندہ ... (ج) قدردان شائقین سے سالانہ چندہ ... مبلغ ... حضرت سادات کرام و فقرائے عظام ... طلبا کو خاص رعایت ...

... اخبار ... خریداری ارباب ہمت و مشاہیر عظام ... درخواست ... جاتا ہے ... خریداری منظور ... اخبار ... خریدار ... صورت نامنظوری ... اخبار کی اطلاع دیں۔

خط و کتابت ... خاکسار محمد فضل حسن خان صابری

[illegible]

... خریداری ... قیمت اخبار ...

(۹) ... کو اطلاع ... اخبار ... (۱۰) اگر ... قیمت اخبار ... (۸) ... مضامین ... بغیر کسی اجرت کے ... مضامین ... اجرت ... (۹) ... تجارتی اشتہار ... قانونی ... اخبار ... عدالتی ... اطلاعات ... کالم ... اخبار ... (۱۰) ... (۱۱) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ بھیجئے۔

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبہ سکندری رامپور اسٹیٹ

مدت طبع	چہارم کالم	نصف کالم	ایک کالم	پورا صفحہ
ایک ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

آپ اپنی خود حفاظت کیجئے

آپ اپنی خود حفاظت کس طرح کر سکتے ہیں؟ چونکہ انسان اپنے جسم کو تندرست و توانا رکھنے میں مجبور ہے اور جسم کو تندرست و توانا رکھنے کے لئے معجون حیات جو بے شمار اجزا سے مرکب کیا جاتا ہے نہایت مفید ثابت ہوا ہے ہمارا پیشہ اشتہاری دنیا میں نشو و نما حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ ہم ایک بزرگ عارف باللہ کا ایک معتبر و مستند معجون پیش کرتے ہیں کشتہ جات اور کسی مذہب کے منافی کوئی اجزا نہیں ہیں ہر مذہب ملت کے لوگ شوق سے استعمال کر سکتے ہیں اسکے خواص یہ ہیں مقوی باہ، مقوی دل و دماغ، مولد مادہ حیات، رنگ کو سرخ کر دینے والا جسم میں توانائی و طاقت کی ایک لہر دوڑا دینے والا .... کو سخت اور فرو کر دینے والا پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ معجون ارسال کیا جائیگا خاص تحفہ ہے قیمت ۴ یوم کی خوراک ... علاوہ محصول ڈاک

"تیار ہو گیا"

لوبان کا تیل صدری اجزا و ترکیب سے

ہر گھر میں بلا لحاظ موسم ہر شخص استعمال کر سکتا ہے۔ ... بھی بے نظیر دوا ہے اور طلا کا کام بھی دیتا ہے جسکا فائدہ استعمال کے بعد آپکو خود محسوس ہو جائیگا۔ ہم کو اس سے منافع کمانا نہیں ہے بلکہ ایک مجرب نسخہ سے ملک کو فائدہ پہونچانا مقصد ہے۔ ہر مذہب ملت کے لوگ استعمال کر سکتے ہیں بغیر ہاتھ لگائے تیار کیا جاتا ہے قیمت فی شیشی ایک تولہ ... محصول ڈاک ذمہ دار۔ ۳ ماشہ کی شیشی کی قیمت ... محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

سرمہ قادری

بزرگوں اور اللہ کے نیک بندوں کا عطیہ ہے تجارتی یا اشتہاری سرمہ نہیں ہے صرف للّٰہیت کے دام لئے جاتے ہیں یہ آنکھ کی کھجلی سوزش اور ماخنہ اور دھلکا وغیرہ آنکھ کے امراض کے لئے مفید ہے اگر اسکی قدر ہو تو ... مفید ثابت ہو۔ تو سارٹیفکیٹ عنایت کیجئے قیمت ... تولہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

رامپور کے مصنوعات

مشکی چاقو سروتے کھیس تمکو خوردنی و خوشبودار تمباکو اور مناسب قیمتوں میں خریدنا ہوں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کیجئے اور آزمودہ رکھئے
ملنے کا پتہ صباحی حسن خان قادری تاجر ... رامپور

روزنامہ مستقل کانپور

اڈیٹر ... قیمت سالانہ ... قیمت ششماہی ... قیمت سہ ماہی ... قیمت ماہوار ... قیمت فی پرچہ ...
(۱) نمونہ کا پرچہ ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے (۲) ایجنٹوں سے ۱۰۰ پرچوں تک ... پرچوں کے ... پیشگی لئے جاتے ہیں درخواست خریداری بنام

منیجر مستقل کانپور

اگر آپ کو نفیس خوشبودار چاول تناول فرمانے کا شوق ہے تو شاہ محمد و فیض محمد ڈڑیال ضلع مراد آباد کا نام یاد رکھئے

مستورات کی زندگی کا انحصار اپنی خوبصورتی پر نہیں بلکہ صحت پر ہے

بہت سی عورتوں کو حیض اور زچگی سے نسبت رکھنے والے امراض کی پریشانی رہتے ہوئے بھی شرم اور بیداری کی وجہ سے معقول دوا نہیں کی جاتی جس سے امراض زیادہ اور مشکل العلاج ہو کر سخت تکلیف اور نقصان کے موجب ہوتے ہیں خانہ داری کا بار اور کنبہ کی تندرستی اور خوشحالی کا انحصار ... مستقبل کا معیار نہیں رہ سکتے انکی صحت کا بحال رکھنا ضروری ہے عورتوں کے جملہ امراض کو نیست و نابود کرکے پوری صحت کامل تندرستی اور خوبصورتی عطا کرنے کے لئے ہماری تیار کردہ ... پر ...

گولیاں

نہایت مفید ہیں حیض کی زیادتی ... پیدائش ... دیگر امراض دور ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبیہ ۱۲ یوم خوراک ... پانچ ڈبیاں چار روپیہ ...

آیوش اور آروگیہ روغن تیل

اس تیل کی دو تین بوند ... خوشبو سے دماغ معطر ہو کر ... حاصل ہوتی ہے ... داغ دور ہو کر چہرہ پر رونق آتی ہے بال ... سے محفوظ رہتے ہیں ... قیمت فی شیشی ۵ تولہ ...

قبض کشا گولیاں

رات کو سوتے وقت دو گولیاں کھانے سے صبح صاف پاخانہ آکر ... جسم ہلکا ہو جاتا ہے ... قیمت ... گولیاں ...
ملنے کا پتہ ... ویدشاستری ... گوندی ...

ھو الخبیر — حق حق حق

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

۲۱ رمضان المبارک ۱۳۴۷ھ مطابق ۴ مارچ ۱۹۲۹ء

حضرات عارفان حق کے ارشادات

لاحق بہ سابق

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے چار آدمیوں کا کلام جب یاد کرتا ہوں تعجب ہوتا ہے ایک مخنث دوسرے مست تیسرے لڑکا چوتھے عورت۔ لوگوں نے واقعہ پوچھا آپنے فرمایا کہ میں نے ایک مخنث کے کپڑے چھین لئے اوسنے کہا کہ میرا حال ابتک کسی کو معلوم نہیں آپ میرے کپڑے چھین رہے ہیں حال خدا جانے کیا ہو۔ اور ایک مست کیچڑ میں اوکھڑا آتا جاتا تھا میں نے کہا پاؤں جما کر چل کہیں گر نہ پڑے اوسنے کہا آپ اپنا پاؤں جمائے رہئے اگر میں گر بھی تو خود گرونگا اگر آپ گرے تو ساری قوم راہ حق سے پھر جائیگی اس بات کا اثر ابتک میرے دل میں باقی ہے اور ایک لڑکا چراغ لئے جا رہا تھا میں نے پوچھا یہ روشنی کہاں سے لایا ہے اوسنے چراغ بجھا کر مجھسے کہا آپ بتائیے یہ روشنی کہاں گئی تو میں بھی بتادوں کہاں سے لایا تھا اور ایک عورت ننگے سر نہایت خوبصورت حضرت حسن بصری ہوئی مجھے ملی اپنے شوہر کی شکایت کرنے لگی میں نے کہا کہ منہ اور چہرہ تو ڈھانک لے اوس نے کہا کہ تو شوہر کی محبت میں میری عقل گم ہو گئی ہے اگر تو نہ کہتے تو میں اسی طرح بازار چلی جاتی تو مجھ کو خبر نہ ہوتی اور تعجب ہے کہ آپکو خدا کی دوستی کا دعویٰ ہے مگر آپکی دوستی میں تم سب کو دیکھتے ہو اور ہوش میں ہو۔

ایک دن آپ وعظ فرما کر منبر سے اوترے تو چند شخصوں کو روک لیا کہ آؤ میں تمہیں توحید والوں ... ایک دن ایک شخص جو آپکی صحبت میں رہتا تھا اوسکے ہمراہ ہوا آپنے اوسے منع کر دیا۔ اور اوس سے فرمایا تو دور جا۔

ایک دن آپنے اپنے یاروں سے کہا کہ تم حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ کے صحابہ کے مشابہ ہو سب لوگ بہت خوش ہوتے پھر آپنے فرمایا کہ میرے کہنے کا یہ مطلب نہ تھا کہ تم افعال و کردار میں اون ایسے ہو بلکہ مطلب یہ تھا کہ تمہاری شکل اور صورت اونکے جیسی ہے۔ اگر تم صحابہ کی یہ حالت دیکھتے کہ اگر تم لوگ اون کی زیارت سے مشرف ہوتے تو اون کو دیوانہ جانتے اور اگر حضرت صحابہ کرام کو تمہاری حالت معلوم ہوتی تو وہ تم میں کسی کو مسلمان نہ جانتے کیونکہ وہ لوگ اس مدح و اعلیٰ مراتب رکھتے تھے کہ گھوڑوں پر سوار شل ہوا اوڑتے ہوئے اور شل ہوا کے تیز چلتے ہوئے دنیا سے گئے اور ہم اون لوگوں میں ہیں جو ایسے گدھوں پر سوار ہیں جنکی پیٹھیں زخمی ہیں۔ اور اوسکی تکلیف سے چلاتے ہیں اور چلنے سے مجبور ہیں۔

ایک بدوی نے آپسے پوچھا صبر کسے کہتے ہیں آپنے فرمایا دو طرح پر ہوتا ہے ایک بلا و مصیبت پر دوسرے اون چیزوں سے بچنا جنسے اللہ تعالیٰ نے بچنے کا حکم فرمایا ہے بدوی کہنے لگا میں نے آپسے زاہد عابد اور صابر نہیں دیکھا ہے آپنے فرمایا میرا زہد رغبت آخرت کے سبب سے اور میرا صبر بے صبری کی وجہ سے ہے بدوی نے کہا یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی آپ صاف بیان فرمائیے آپنے فرمایا میرا صبر بلا و مصیبت یا طاعت الٰہی پر جو ہے وہ خود بتا رہا ہے کہ میں آتش دوزخ سے ڈرتا ہوں اور اسی کا نام جزع ہے اور میری پرہیزگاری اس سبب سے ہے کہ مجھے آخرت کی رغبت ہے اور یہ عین حصہ طلبی ہے پھر فرمایا سب سے بڑا صابر وہ ہے جو اپنے حصے پر راضی ہو اور آخرت کے نعمتوں کا طالب نہو اور صبر خدا کے لئے ہو یعنی تقاضائے اخلاص ہو اور فرمایا مرد کو علم نافع اور عمل کامل اور اوسکے ساتھ اخلاص اور قناعت اور صبر جمیل حاصل کرنا چاہئے جب یہ باتیں حاصل ہو جائیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ قیامت میں اوسکے کیا مراتب ہونگے۔ (باقی آئندہ)

نسائیات

بی بی عصمت خاتون رحمۃ اللہ علیہا

اس عنوان سے محترم چچا جناب مولوی حاجی محمد احمد خانصاحب چشتیہ قادری رامپوری مہتمم یتیم خانہ اسلامیہ سینہ اجمیر شریف مدظلہم الاقدس نے اپنے بزرگوار کرم سے ایک مسلم پاک ہستی خاتون اسلام کی پاکدامنی کا حال بغرض اندراج اخبار ارسال فرمایا ہے جسکو ہم نہایت شکریہ کے ساتھ ناظرات عالیات کی نذر کرتے ہیں جس سے اون کی اخلاقی زندگی پر ایک عمدہ نتیجہ مرتب ہونے کی امید کیجاتی ہے۔ محترم حاجی صاحب موصوف نے خواتین اسلام کی ایک نہایت دلچسپ تالیف مرتب فرمائی ہے جس کا نام «سیر خواتین» رکھا ہے حضرت ممدوح کا وعدہ ہے کہ وہ دبدبۂ سکندری کی ناظرات عالیات کے لئے آیندہ بھی آپ اس قسم کی روایات اپنی قابل قدر تالیف غیر مطبوعہ سے ارسال فرماتے رہینگے۔ ہماری بہنیں ان بی بی کے حالات عصمت کو غور و خوض سے پڑھیں اور جو میدان عمل اونکے سامنے ہے اوس میں اپنے کو بھی سرگرم عمل دکھائیں۔ مضمون مذکورہ یہ ہے (مدیر)

بی بی عصمت خاتون رحمۃ اللہ علیہا مسلمانان بنی اسرائیل کے ایک قاضی کی زوجہ محترمہ تھیں ان کے شوہر نے حج کا سفر کیا اور اپنی جگہ اپنے بھائی کو مقرر کیا اور چلے گئے۔ ایکدن کا ذکر ہے کہ قاضی کا بھائی اپنی بھاوج سے درخواست ہوا اور اوس سے بری خواہش ظاہر کی۔ بی بی عصمت نے کہا اے شخص خدا سے ڈر اور اپنے بھائی کی خیانت کر کے اسکے ننگ و ناموس کو غارت نہ کر اسنے میں ایک پاسبان غیبی ایک مرد کی صورت میں آیا اور کہا اگر یہ عورت تیرا حکم نہیں مانتی ہے تو تو بحیثیت قاضی وقت اسپر زنا کی حد قائم کر کے اسکو رجم کرادے قاضی کے بھائی نے کہا اے عورت اگر تو میرا کہنا نہ مانیگی تو میں تجھکو سنگسار کرادونگا۔ عصمت کی حفاظت میں کوشش کرنیوالی نیک پارسا بی بی بولی کہ تیرا جو جی چاہے وہ کر گزر میں اپنی عصمت کو خاک میں نہ ملاؤنگی۔ چنانچہ قاضی کے بھائی نے اوسپر زنا کی حد قائم کر کے اسکو رجم کرادیا۔ لوگ اوس پاکدامن عورت کو رجم کر کے ایک جنگل میں ڈالکر چلے آئے اتفاق سے وہاں ایک شتربان گذر رہا تھا اوس نے اوس عورت کے کراہنے کی آواز سنگریزوں کے نیچے سے نکالا اور اپنے گھر لے گیا۔ علاج معالجہ کیا جس سے وہ با عصمت تندرست ہوگئی۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ شتربان کا ایک دوست اسکے گھر پر آیا اور اوس عورت پر فریفتہ ہوا اور کی تو بہت منت و سماجت اپنے مطلب کو پورا کرنا چاہا مگر جب اوس پاکدامن کو دیکھا کہ اپنی عصمت کی حفاظت میں بہت کوشاں ہے تو وہ شخص رات کے وقت چھری لیکر اوس کو ذبح کرنے کیواسطے آیا عورت کے دھوکے میں اپنے دوست شتربان کے کمسن بچے کو چھری سے حلال کر ڈالا جب صبح ہوئی تو شتربان کی بیوی نے کہا کہ میرے فرزند کو اسی عورت نے قتل کیا ہے۔ نیک نفس شتربان نے اپنے پاس سے چند درہم دیکر کہا اے نیک بخت نکل جا اور جہاں تیرا جی چاہے چلی جا۔ مظلومہ عورت شتربان کے گھر سے نکل کر سیدھی چلی گئی راستہ میں ایک شخص کو دیکھا جو قرض کے معاوضہ میں سولی پر چڑھایا جاتا تھا۔ مظلومہ نے اون درہموں کو دیکر اسکو چھڑا لیا اوس شخص نے کہا جب تو نے میرے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا ہے تو میں تیرا غلام بنکر تیرے ساتھ رہونگا اور تیری خدمتگزاری کرونگا چنانچہ اوس پاکدامن عورت کیساتھ ہوا دونوں چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پہونچے جب کشتی پر سوار ہوئے تو معلوم ہوا کہ اوسنے اپنی نیکی کا خون کیا اور اوسپر اوس عورت نے کہا کیا تیری اوس نیکی کا یہی صلہ ہے اور کیا میں اسی قرضے کے مستحق ہوں جب اس شخص نے اپنے ارادہ میں خود کو ناکامیاب پایا تو ایک مالدار تاجر سے جو اسی کشتی میں سوار تھا کہا کہ میرے پاس ایک حسین خوبصورت لونڈی ہے جسے میں فروخت کرنا چاہتا ہوں چونہی تاجر عورت کو دیکھا خریدنے پر آمادہ ہوگیا اور اوسکی قیمت میں چند اشرفیاں اوس شخص کے حوالہ کیں ہر چند یہ باعصمت عورت کہتی رہی کہ میں لونڈی نہیں ہوں لیکن بیرحم تاجر نے ایک نہ سنی فوراً اوس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی جگہ پر لے گیا جب رات ہوئی تو ارادہ بد سے پیش آنا چاہا عورت نے کہا کہ خدا سے ڈر اور میرے دامن عصمت کو چاک نہ کر لیکن تاجر کو نہایت غصہ آیا اور اسکے چہرہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ اوس معصومہ کے ہوش جاتے رہے چونکہ حافظ حقیقی اس محافظ عصمت کی عصمت بچانے کو اسکے ساتھ کام کر رہا تھا فوراً کشتی کے پاش پاش ہونے کا حکم عرش معلی سے صادر ہوگیا اور کل آن واحد میں کشتی غرق ہوگئی صرف یہی عورت ایک تختہ پر بیٹھی رہی جسے پانی کی موجوں نے بہا کر دور لگایا اور ایسے شہر میں پہونچایا جہاں کا بادشاہ نہایت نیک بخت اور انصاف پسند تھا عورت بادشاہ کے پاس گئی اور اپنا سارا حال بیان کیا۔ بادشاہ

نے اوس عفت مآب کے لئے ایک نہایت عالیشان عبادتخانہ بنوادیا جسمین وہ خدا کی بندی نہایت اطمینان قلب سے خدا کی عبادت مین مشغول رہنے لگی۔ تھوڑے دن گزرے تھے کہ اوسکے تقوے اور پرہیزگاری کی دھوم ایک عالم مین پھیل گئی دعاؤن کے لئے دور دور سے حاجتمند آنے شروع ہوگئے جسکے لئے یہ عورت دعا کرتی وہ اوسکی دعا سے اپنے مقصد مین کامیاب ہو جاتے یا شفا پاتے۔ جب اوس باعصمت عورت کا شوہر یعنی قاضی حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر آیا تو بیوی کا عجیب وغریب واقعہ اوسے معلوم ہوا۔ لوگون نے کہا کہ تمہارے جانے کے بعد اوس نے زنا کیا جسکی پاداش مین وہ سنگسار کی گئی۔ قاضی یہان سے اوٹھکر اپنے بھائی کے پاس آیا تو دیکھا دونو آنکھون سے اندھا بیٹھا ہے اور جن لوگون نے اوس عفیفہ پر زنا کی گواہی دی تھی اون کے منہ مین زخم پڑے ہوئے ہین جن سے خون اور پیپ جاری ہے لوگون نے قاضی کو مشورہ دیا کہ تم اپنے بھائی نابینا کو فلان شہر مین لیجاؤ وہان ایک عورت عابدہ و زاہدہ صالحہ ہے جسکے ہان استجابت دعوات ہے ہزارہا مریض مثل تپ اور برص وغیرہ کے آتے ہین اور اوسکی دعا کی برکت سے کامیاب اور شفا حاصل کرتے ہین چنانچہ قاضی اپنے نابینا بھائی کو لیکر چلا جس کے پیچھے وہ چارون گواہ بھی جو زحمت مصیبت مین مبتلا تھے روانہ ہوئے راستہ مین وہی شتربان کے ملاقات ہوئی جسکے گھر مین وہ باعصمت ٹھہری تھی۔ شتربان کے ساتھ وہ کالا دوست بھی تھا جسنے شتربان کے اکلوتے فرزند کو عورت کے شبہ مین قتل کیا تھا اور شتربان کو مطلق خبر نہ تھی کہ میرے فرزند کا یہی میرا دوست قاتل ہے۔ چونکہ وہ قاتل دوست ایک نہایت سخت مہلک مرض مین مبتلا تھا اور شتربان اپنے دوست کا علاج کرانیکی غرض سے اوس عابدہ کے عبادت خانہ کی طرف لیجارہا تھا اوسکے بعد ایک نابینا جوان غلام وہ شخص تھا جسے اوس پارسا نے سولی سے نجات دلائی تھی پھر اوس سوداگر سے ملاقات ہوئی جس نے دریا مین عورت کو گرادیا تھا اور دریا کی موجون نے اوسے پھینک دیا تھا یہ بھی بہت بڑی بلا مین مبتلا تھا غرضکہ ان تمام لوگون کا ایک عجیب وغریب مجمع اوس عابدہ کے عبادت خانہ پر پہونچا اور سب نے اپنی اپنی حاجت کو دعا کی درخواست کی تو عابدہ نے کہا جبتک تم لوگ اپنے اپنے گناہون کو ظاہر نہ کروگے اوسوقت تک مین ہرگز دعا نہ کرونگی یہ سنکر سب سے پہلے قاضی کا بھائی آگے بڑھا اور کہا کہ مجھے اپنا گناہ ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ عابدہ نے کہا اب دنیا کی کوئی اندیشہ کی بات نہین جو گزرا ہو اوسے صاف صاف بیان کرو اوس نے اپنے بھائی قاضی کو مخاطب کرکے کہا کہ تیری عورت سے مین نے بری خواہش ظاہر کی اوس نے اپنے آپکو مجھسے محفوظ رکھا جب مجھے اوسپر غصہ آیا تو مین نے اور ان چارون نے جو گواہ ہین جھوٹی گواہی بنا کر تہمت لگائی اور اوسکو سنگسار کرادیا اوسکے بعد شتربان اور اوسکے دوست آگے بڑھے اور کہا کہ مین نے ایک خوبصورت عورت کو اسی شتربان کے پاس دیکھ کر جوش سے اوس پر خواہش ظاہر کی جس نے سختی سے انکار کیا جس سے مجھکو غصہ آیا اور مین نے اوسے چھری سے ذبح کرنا چاہا اتفاق سے وہ باعصمت بچ گئی اور شتربان کا لڑکا فرزند میرے ہاتھ سے قتل ہوگیا پھر اوس جوان نے کہا جو سولی پر چڑھنے والا تھا اقرار کیا کہ ایک نیک نفس عورت نے مجھے سولی سے نجات دلائی تھی مین نے اوس سے خیال فاسد ظاہر کیا جب اوس نے مجھے جھڑکا تو مین نے اوس عورت کو ایک مالدار تاجر کے ہاتھ فروخت کیا پر وہ انکار کرتی رہی لیکن مین نے ایک نہ سنی تاجر بولا مین نے ایک لونڈی خریدی تھی جب مین نے اوس لونڈی سے اپنے مطلب کیلئے کہا تو اوسنے جواب مین کہا کہ خدا سے ڈر اور گناہ کبیرہ کا ہرگز دلمین خیال نہ کر مجھے بجائے خوف کے اوس باعصمت پر بہت غصہ آیا اور اسی غیظ و غضب کی حالت مین نہایت زور سے اوسکے چہرے پر ایک طمانچہ مارا طمانچہ مارتا تھا کہ دفعتاً ایک عظیم الشان طوفان دریا سے نمودار ہوا جس سے کشتی پاش پاش ہوگئی اور مین ایک موج کے ذریعہ کنارے پر آپہونچا جب اوس عابدہ باعصمت نے سب کی گفتگو سن لی تو اپنے شوہر قاضی سے کہا کہ تم ادھر آؤ۔ قاضی اوس کے پاس گیا پاکدامن عورت نے اپنے چہرہ پر سے نقاب الٹ دی جونہی قاضی کی نگاہ اپنی مبارک خاتون پر پڑی اوسیوقت پکار اوٹھا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ تو تمام گناہون سے بری ہے۔ اوس کے بعد عورت نے اپنے شوہر کے بھائی کی طرف مخاطب کر کے کہا کہ تم نے اپنی تقریر سنی نیز چارون شاہدون کی بات دیکھ لی شتربان سے کہا کہ تیرے فرزند کا یہی تیرا دوست قاتل ہے جو تیرے ساتھ ہے وہ سولی والا وہ شخص ہے جس نے تیرے ہاتھ مجھکو سوداگر کے ہاتھ بیچا تھا اور تیرا مال ہضم کیا تھا اب اگر تم اس مین ایک دوسرے سے بدلا لینا چاہو تو لے سکتے ہو اور اگر تم معاف کرو تو تمہیں اختیار ہے پیشتر تو خدائے عزوجل کے لئے تم سب کو معاف کیا یہ کہکر دعا کی کہ الٰہی ان سے ان کی پریشانی دور کردے اور انھیں معاف کر۔ خدا تعالے نے ان سب کو شفا عنایت فرمائی اور وہ صالحہ پاکدامن عورت اپنے شوہر کے ساتھ اپنے ایوان عصمت کو روانہ ہوئی۔ یہ حال مفصل تفسیر عزیزی و تفسیر در منثور مین موجود ہے۔

[illegible]

مراسلات

(اخبار ہذا کا مراسلہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

قانون مالیہ اراضی کی اصلاح

(ایک خبر رسان کے قلم سے)

یہ ایک امر واقعہ ہے کہ پنجاب میں مالیہ اراضی کا جو قانون نافذ العمل تھا اس میں کئی نقائص تھے اور یہی وجہ تھی کہ زمانہ قبل از جنگ میں ان نقائص کو دور کرنے کے سلسلہ میں بہت غور و فکر سے کام لیا گیا جن لوگوں کو اس سلسلہ سے تعلق رکھنے والے واقعات کا علم ہے وہ جانتے ہیں کہ ۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۲ء میں پنجاب کونسل کے روبرو قانون مالیہ اراضی کی اصلاح کا مسئلہ زیر غور آیا تھا جو بعد میں بھی بہت دیر تک غور و فکر کا مرکز بنا رہا حتی کہ ۱۹۲۶ء میں پنجاب گورنمنٹ نے ایک مسودہ قانون کونسل میں پیش کیا جس کا مقصد قانون ۱۸۸۷ء کے نقائص کی اصلاح کرنا تھا جیسا کہ ناظرین کو علم ہے اس مسودہ قانون پر سرگرم بحث مباحثہ ہوا اور انجام کار وہ ماہ مئی ۱۹۲۸ء میں منظور ہو گیا اب اس سلسلہ میں تازہ خبر یہ ہے کہ جناب وائسرائے ہندوستان نے اس مسودہ قانون کو منظور کر لیا ہے اور یہ امر موجب مسرت و اطمینان ہے کہ اس مسودہ کے قانون بن جانے سے پنجاب کے اہل زراعت کی وہ تمام خواہشیں پوری ہو گئی ہیں جن کے لئے وہ بے حد بیتاب تھے ہماری رائے میں جدید قانون مالیہ اراضی پنجاب اس صوبہ کی تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اور ہمیں یقین کامل ہے کہ ارباب زراعت اس کا خیر مقدم کرینگے۔

اس قانون سے مالیہ اراضی کے قانون میں جو اہم تبدیلیاں ہو گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ سرکاری مطالبہ کی زیادہ سے زیادہ حد لگان کا ایک چوتھائی ہو گا۔ ہماری رائے میں یہ تبدیلی ایک بہت بڑی تبدیلی ہے اور یقین کیا جاتا ہے کہ سارے پنجاب میں اس پر اظہار مسرت و اطمینان کیا جائیگا۔ جس زمانہ میں مسودہ قانون پنجاب کونسل میں پیش کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ کو سرکاری مطالبہ کی زیادہ سے زیادہ حد ایک تہائی مقرر کئے جانے پر مصر تھی مگر جب اس نے دیکھا کہ اہل زراعت کے نمائندے ایک چوتھائی سے کم پر مطمئن نہیں ہو سکتے تو وہ جھک گئی اور اس نے وہی حد منظور کر لی جس کا منظور ہونا اہل زراعت چاہتے تھے

دوسری اہم تبدیلی یہ ہے کہ بندوبست کی میعاد واضح طور پر ۴۰ سال مقرر کر دی گئی ہے جو حضرات بندوبست سے تعلق رکھنے والے مسائل کا علم رکھتے ہیں ان کو علم ہو گا کہ قانون ۱۸۸۷ء میں بندوبست کی میعاد کے متعلق کوئی واضح صراحت نہیں تھی۔ گو دوسری بات تھی کہ پنجاب میں عام طور پر یہ میعاد ۲۰ سے لیکر ۳۰ سال تک تھی۔ موجودہ قانون میں واضح طور پر صراحت کر دی ہے کہ بندوبست کی میعاد ۲۰ سے لیکر ۳۰ سال تک کی بجائے ۴۰ سال ہو گی جس کے معنی یہ ہیں کہ ایک بندوبست میں جو رقم مالیہ مشخص ہو جائے گی وہ ۴۰ سال تک قائم رہیگی۔ یہ تبدیلی بھی کوئی معمولی تبدیلی نہیں ہے اور اس پر بھی اہل زراعت کا مسرور و مطمئن ہونا ایک قدرتی امر ہے

تیسری اہم تبدیلی یہ ہے کہ مالیہ اراضی کا جزوی یا کلی طور پر معاف یا ملتوی کیا جانا یا معطل ہو جانا قرار دیا گیا ہے۔ نئی تشخیص میں بشکل جبکہ مالیہ کا جزوی یا کلی طور پر ادا کیا جانا جہاں ارباب زراعت کو مفید تھا وہاں گورنمنٹ کو بھی اس سے کوئی مشکلات پیش نہیں ہو سکتی تھی اسلئے امید کرنا بے جا نہیں کہ اہل زراعت اس تبدیلی کو بھی ایک اطمینان آفریں تبدیلی سمجھینگے۔

ناظرین کو علم ہو گا کہ جب سے دارالعوام اور دارالامراء کی منتخبہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مالیہ میں اراضی کے مسئلہ پر اظہار خیالات کیا ہے تب ہی یہ مسئلہ بہت اہمیت اختیار کر گیا تھا اور ہندوستان کی کونسلوں میں پنجاب کونسل ہی وہ پہلی کونسل ہے جس نے اس قسم کا قانون پاس کیا اب کہ جناب وائسرائے نے اسکو منظور کر لیا ہے اور وہ قانون بن گیا ہے یہ توقع کرنا بیجا نہیں کہ اس سے وہ تمام خرابیاں دور ہو جائینگی جو قانون مالیہ اراضی پنجاب ۱۸۸۷ء میں واقع تھیں اور جنکو دور کرانے کے لئے اہل زراعت بہت کچھ زور لگا رہے تھے فی الحقیقت

یہ قانون اصلی امر کا ثبوت ہے کہ ہندوستان میں جو اصلاحات نافذ کی گئی تھیں وہ حقیقی اصلاحات ہیں اور سرکار کے طرز عمل پر انکا گہرا اثر پڑا ہے۔ اس ضمن میں یہ کہنا بیجا نہیں کہ سرکاری مطالبہ کی زائد سے زیادہ حد ایک چہارم منظور کرکے پنجاب گورنمنٹ نے ایک عظیم الشان قربانی کی ہے۔ اس قربانی کو ایک معمولی قربانی قرار دینا اپنے بیان کا مضحکہ اڑوانے کے مترادف ہے۔

جہانتک ہم نے حالات کا مطالعہ کیا ہے وہاں تک ہم بخوشی تمام اس قانون کے ایک کامیاب اور موثر قانون ہونے کی توقع کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں اور چاہتے ہیں کہ معاملات قطعی اور آخری طور پر طے شدہ کے متعلق کسی حلقہ میں کوئی افواہ دار پرسش نہیں ہونی چاہیے۔

اقتباسات

بچہ سقہ کے مستند حالات زندگی

حبیب اللہ عرف بچہ سقہ کے باپ کا نام کریم اللہ اور دادا کا نام عظیم اللہ ہے۔ وہ موضع ڈھکو علاقہ کلکان سمت شمالی کا باشندہ ہے اسکا دادا بھی وہاں تھا۔ اسکے باپ نے اپنا آبائی پیشہ ترک کرکے سقہ کا کام شروع کر دیا تھا۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں چرواہے کے مقابلہ میں سقہ کی آمدنی بہت زیادہ ہوتی تھی۔ کیونکہ اس وقت تک آبرسانی کے نلوں کا سلسلہ قائم نہ ہوا تھا۔ اس زمانہ میں سقہ کو ایک مشک پانی کی معقول قیمت ملتی تھی بلکہ بعض اوقات اسکا باپ ایک مشک آٹھ آنہ میں دیتا تھا۔ بچہ سقہ کا باپ ایک متوسط الحال شخص تھا۔ جب بچہ سقہ سن شعور کو پہونچا تو اسکے باپ نے اسے مسجد کے ملا کے حوالہ کر دیا دو تین سال میں چند سورتیں قرآن کی ختم کیں۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اسے پڑھنے کا ذرا شوق نہ تھا۔ وہ ہفتہ میں چار یا پانچ روز تک مکتب میں صورت نہیں دکھاتا تھا۔ والدین نے ناامید ہوکر اسکا سلسلہ تعلیم منقطع کر دیا اور کسی زمیندار کے پاس نوکر کرا دیا لیکن وہاں آکے جو مشکل کام آ پڑا تو اس سے تنگ آکر اس نے ملازمت چھوڑ دی اور گاؤں کے آوارہ لڑکوں کے ساتھ دوستی گانٹھی۔ آہستہ آہستہ اسے چوری اور رہزنی کی عادت پڑ گئی اور وہ بدمعاش اور بد وضع آدمیوں کی صف اول میں شامل ہو گیا۔

فوج کی ملازمت

اس کے بعد ۱۹۲۶ء کے آغاز میں وہ بمقام کابل شاہی فوج میں بھرتی ہو گیا اور کچھ عرصہ تک معمولی سپاہی رہ کر ترقی ... منصور ... روز کی رخصت لیکر فرار ہو گیا اور جاتے ہوئے سرکاری بندوق اپنے ساتھ لیتا گیا۔

ایک چور کو ہلاک کر دیا گیا

جب وہ کابل سے سمت شمالی کی جانب ۶ میل کے فاصلہ پر ایک کوہ کے دامن میں پہونچا جو کوتل خیرخانہ کے نام سے مشہور ہے تو اسے تین چور مل گئے۔ چوروں نے اس سے کہا کہ اپنی بندوق ہمارے حوالہ کر دو۔ اس نے جواب دیا کہ یہ بندوق سرکاری ہے میں نہیں دے سکتا لیکن انہوں نے کہا کہ ہم ضرور بندوق لے لینگے۔ آخر بچہ سقہ نے ایک چٹان کی آڑ پکڑ کر ایک چور کو ہلاک اور دوسرے کو زخمی کر دیا۔ اور تیسرا چور بھاگ نکلا۔ اسکے بعد بچہ سقہ اپنے گھر چلا گیا اور جب کابل واپس آیا تو وہ سرکاری بندوق اپنے ہمراہ لیجانے اور ایک آدمی کو ہلاک کرنے کے الزام میں پانچ ماہ کے لئے قید کر دیا گیا۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد وہ چوری اور رہزنی میں مصروف ہو گیا۔ یہیں وہاں اسکی ملاقات محمد اعظم سے ہوئی۔ یہ بھی ایک ڈاکو تھا۔ محمد اعظم ایک کردن بعد خونخوار جوان تھا اور بچہ سقہ اس سے بہت ڈرتا تھا۔ اسلئے خوف تھا کہ کہیں محمد اعظم اسے گرفتار نہ کرا دے۔

محمد اعظم کی خونخواری

محمد اعظم نہایت خونخوار آدمی تھا۔ جس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ اس نے غلام حیدر خان ولد ملک اللہ نور کو جو کہ اندر جاول کا شاہی ... تھا محض اسلئے قتل کر دیا تھا کہ اسنے اجازت کے بغیر محمد اعظم کے گاؤں میں گھس کر چاول فراہم کئے۔

بوٹ فروش کی ملازمت

۱۹۲۶ء کے آخر میں بچہ سقہ اور محمد اعظم دونوں افغانستان سے مفرور ہو کر صوبہ سرحد میں آ گئے۔ بچہ سقہ پشاور آ گیا اور محمد اعظم پارہ چنار (علاقہ کرم) میں چلا گیا۔ اس وقت بچہ سقہ اور محمد اعظم کے درمیان لڑائی تھی۔ بچہ سقہ نے پشاور میں محمد صدیق بوٹ فروش باشندہ تہکال کے پاس ملازمت اختیار کی۔ اس ملازمت کے دوران میں اسکے پاس محمد اعظم کا ایک دوست آیا اور اسے محمد اعظم کے پاس پارا چنار لے گیا جہاں شاہ نواز ... ایک عطار کے مکان میں رہا اور اسی مکان میں ان دونوں کی آپس میں صلح ہو گئی۔

چاول کی دوکان لوٹنے کا ارادہ

ازاں بعد ۱۹۲۷ء میں بچہ سقہ محمد اعظم اور اسکے دوست تینوں پشاور چلے آئے۔ یہاں پہونچکر بچہ سقہ نے محمد صدیق بوٹ فروش سے رخصت

کی دواسے چارکی دوکان کھولنے کے لئے امداد دی۔ محمد صدیق اس بات پر رضامند ہوگیا اور دوکان کے تمام کا بند و بست کردیا

ایک دلچسپ واقعہ

ایک روز بچہ سقہ اور محمد صدیق کی آپس میں تکرار ہوگئی اور دونوں آپس میں دست و گریبان ہوگئے۔ وجہ یہ تھی کہ ایک کابلی جو سرائے میں رہتا تھا۔ اور جس نے بچہ سقہ کے کچھ روپے دینے تھے یہ کہکر کابل چلا گیا کہ میرے روپیہ محمد صدیق کے پاس امانت ہیں اس سے لینا جب محمد صدیق سے روپیہ کا مطالبہ کیا تو اسنے روپیہ دینے سے انکار کردیا اور کہا کہ یہی امانت ہے اسکے سوا میں کچھ نہیں دیسکتا اس پر بچہ سقہ محمد صدیق سے لڑ پڑا۔ آخر پولیس کا ایک سپاہی ان دونوں کو پکڑ کر تھانہ کابلی دروازہ میں لے آیا اور تھانہ دار صاحب فریقین کے بیانات سنکر اس نتیجہ پر پہونچے کہ بچہ سقہ غلطی پر ہے چنانچہ انھوں نے اسے نہایت سختی کے ساتھ سرزنش کی اور اسے دھکے دیکر تھانہ سے نکلوا دیا گیا۔

محمد اعظم اور محمد عثمان کی گرفتاری

۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء کو بوقت شام جبکہ بارش ہورہی تھی ایک مخبر کی اطلاع پر کہ یہاں چار اتفاقی مفرورین آئے ہوئے ہیں خان غلام سرور خان تھانہ دار تھانہ کابلی دروازہ ایک مخبر کے ساتھ محمد صدیق بوٹ فروش کی دوکان پر گئے اور اسکی نشان دہی پر محمد اعظم اور محمد عثمان کو گرفتار کرلیا جو اسکی دوکان پر بیٹھے تھے۔ بچہ سقہ ان مفرورین میں شامل تھا اور وہ بھی محمد صدیق کی دوکان پر بیٹھا تھا لیکن وہ بچ گیا جسکی وجہ یہ تھی کہ مخبر اسکی شناخت نہ کرسکا اور محمد صدیق نے اسکے متعلق یہ کہا کہ وہ میرا آدمی ہے بعد میں محمد اعظم اور محمد عثمان دونوں کو دفعہ ۹۰ کے ماتحت ایک ایک سال قید کی سزا دی گئی۔

بچہ سقہ کا فرار

اس واقعہ کے دوسرے روز محمد صدیق بوٹ فروش نے بچہ سقہ کو کوہ دامن کے ذریعہ پاراچنار پہنچا دیا اسکے بعد اس نے افغانستان کے پہاڑوں میں دزدی و قزاقی شروع کردی اور اسکے ساتھ ڈاکوؤں کی ایک جماعت شامل ہوگئی۔ اسی حال میں اس نے ڈیڑھ دو سال گزارے

بغاوت کا آغاز

جب سنہ ۱۹۲۸ء کے آخر میں افغانستان میں شورش پیدا ہوئی اور خارجی امداد و اعانت کی وجہ سے دلیر ہوکر باغیوں نے کابل کی طرف پیشقدمی کی۔ تو لوٹ مار کے شوق سے بے اختیار ہوکر بچہ سقہ بھی انمیں شامل ہوگیا اور باغیوں کی قیادت اپنے ذمہ لی اسکے بعد جو کچھ ہوا وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ شاہ امان اللہ خان غازی اپنی سیاسی و ملکی مصالح کی بنا پر کابل سے قندھار چلے گئے اور شہزادہ عنایت اللہ خان حضرت صاحب شور بازار کی دوبارہ بازپرس کا شکار ہوکر حکومت سے دست بردار ہوگیا۔ جسپر آجکل بچہ سقہ نظر آرہا ہے۔

کابل میں لوٹ مار

کابل میں بچہ سقہ کی حکومت کا منطقی نتیجہ لوٹ مار کے سوا کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس کے اور اسکے ہمراہی رفقا کا مقصد بغاوت میں نمایاں حصہ لینے سے صرف یہی تھا کہ پایہ تخت افغانستان کو جو تجارت و صنعت و حرفت کا ایک عظیم الشان مرکز بنا ہوا تھا تاخت و تاراج کریں اور اس باغ پر بہار کو دشت و زشت کا نمونہ بنادیں لیکن اس بات میں بھی ذرہ شک و شبہ کی گنجایش نہیں کہ ان انسانیت سوز مظالم و ستم رسیدگیوں کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ اسکا اقتدار جو کابل کی چہار دیواری تک محدود ہے بہت جلد اسی کے ہمیشہ کے لئے دفن ہوجائیگا کاغذ کی ناؤ بار بار نہیں چڑھا کرتی اور ظلم و ستم کو لوگ تمادی عرصہ تک برداشت نہیں کرسکتے۔ (روزنامہ اخبار بجلی)

دیسی ریاستیں

مہاراجہ صاحب میسور کی انصاف پسندی

بنگلور کے مسلم ملزمین کی رہائی

مسلم اخبارات نے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب میسور اور جناب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب بہادر وزیر اعظم میسور کی توجہ اس افسوسناک حقیقت کی طرف مبذول کرائی تھی کہ ریاست نے فسادات بنگلور کے ہندو ملزمین کو تو ضمانت پر دریا دلی سے رہا کردیا لیکن مسلمانوں کو ابتک زیر قید بنا رکھا ہے میسور جیسی ترقی یافتہ ریاست کے روشن خیال والی کے زیر سایہ اس قسم کی صریح بے انصافی بے انتہا تعجب خیز تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرکت بعض ایسے ہندو عمال ریاست کی طرف سے سرزد ہوئی تھی۔ جنکی ذہنیت ہندو مہاسبھا کے مثل جلتی ہے اور جنھوں نے اپنے متعصبات ریاست کی نیکنامی سے بھی زیادہ عزیز ہیں

... بسلسلہ مین بنگلور نے اپنے قید ہونے کے واقعہ پر جو جلسہ عام
جلسے منعقد کر کے احتجاج کرنا شروع کیا۔ اور اسلامی اخبارون نے
بھی اپنا پندرہ مضامین لکھ کر حضور مہاراجہ صاحب کی توجہ اس
بے انصافی کی طرف مبذول کرانا شروع کی تو آپ نے اپنی مسلمان
رعایا کی فریاد کو غور سے سنا اور ۱۳ فروری کو جو رہ مسلم زمین کو با عزاز تمام
رہائی کا حکم صادر فرمایا۔ مہاراجہ صاحب کی اس حرکت خسروانہ پر مسلمانان
ریاست میسور بے حد مسرور و شادمان ہین اور اپنے والی ملک کی خدمت
مین تشکر و امتنان کے جذبات پیش کر رہے ہین۔

ہم بھی مہاراجہ صاحب میسور کی اس موقع شناسی، مروت اور
انصاف پسندی کے لئے آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین۔ اور
ہماری دلی خواہش ہو کہ دوسرے والیان ریاست بھی اپنی رعایا کی
شکایات پر ایسی سرعت و مستعدی سے متوجہ ہوا کرین۔ مسلمان زمین
[illegible] اور متعصب لوگون کے لئے جو اس بے انصافی
[illegible] کے ذمہ دار تھے۔ ایک زبردست تازیانہ عبرت کا کام
دے گی۔ ریاست میسور نے یہ قابل تعریف اقدام کر کے ان متعصب
[illegible] کی کارستانیون پر نہایت بلیغ طریقہ سے اظہار بیزاری کیا ہے
[illegible] لوگون مین ذرہ بھر شرم ہو گا اور احساس خودداری موجود ہو گا
وہ آئندہ کبھی مسلمانون کو بے سبب کا نشانہ نہ بنائین گے۔

ریاست پٹیالہ مین گاماں پہلوان کی فتح

۱۰ فروری کو پٹیالہ مین رستم زمان گاماں پہلوان اور مسٹر زبسکو
کے درمیان گھوڑ دوڑ کے میدان مین دنگل ہوا جسمین گاماں کو فتح
ہوئی۔ ملک کے مختلف حصص سے دس ہزار کے قریب تماشائی کشتی
دیکھنے کے لئے آئے۔ حاضرین مین حسب ذیل معززین بھی کشتی دیکھ رہے
تھے۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ مہاراجہ کشمیر۔ مہاراجہ جیند۔ مسٹر [illegible] کی کیبنٹ
[illegible] ریاستہائے پنجاب، پنجاب کونسل کے بہت سے ارکان
بھی حاضر تھے۔ ۱۰ جوڑون مین کشتیاں ہوئین۔ آخر مین بڑے پہلوان
[illegible] پہلوان سے مقابلہ ہوا۔ مسٹر زبسکو جب دنگل مین آ رہے
تھے حاضرین نے چارون طرف سے چیئرز دیے۔ مسٹر زبسکو
نے جواب مین اپنی ٹوپی ہلائی۔ ۴ بجے مہاراجہ
میدان کشتی مین تشریف لائے۔ چار بجکر پانچ منٹ پر گاماں میدان
مین آیا۔ اور اللہ اکبر کا نعرہ شیر ببر کے مانند لگایا۔ پہلے زبسکو اور گاماں
مصافحہ کیا۔ اسپر جلد دونوں طرف سے چیئرز دیے گئے۔ اب دونون نے
[illegible] ٹھیک ۴ بجکر ۹ منٹ پر کشتی
شروع ہوئی۔ اسوقت بڑے زور سے چیئرز کے نعرے لگائے گئے۔ چند
لمحوں تک بڑا جوش رہا۔ گاماں نے طرف سے بڑھکر زبسکو کی پیٹھ لینے
کی کوشش کی۔ مگر زبسکو نے ایک لمحہ کامیابی کے ساتھ بچاؤ
[illegible] کشتی خوب ہوئی۔ اسکے بعد دونون پہلوان [illegible]
الگ ہوگئے پھر گاماں نے زور سے زبسکو کی دہنی ٹانگ پکڑلی اور چند
سکنڈ مین زبسکو کو نیچے گرا دیا۔ زبسکو دہنی کہنی پر گرا۔ گاماں اسکے
جسم پر چڑھ بیٹھا۔ اور دس سکنڈ مین اسنے زبسکو کو [illegible]
[illegible] زبسکو کی پشت زمین پر لگا دی۔ اسپر بڑے زور شور سے چارون
طرف سے گاماں کی فتح ہندوستان کی فتح مشرق کی فتح کے نعرے
لگائے گئے اور گاماں کے جہان پہلوان ہونے کا اعلان کیا گیا۔ کشتی
کے بعد زبسکو اور گاماں نے مصافحہ کیا۔ بعد ازان زبسکو فوراً
میدان کشتی سے چلا گیا۔ مہاراجہ پٹیالہ نے [illegible] گاماں کو عطا
فرمایا اور اسکی پیٹھ ٹھونک کر خوب شاباش دی۔ گاماں کو اسکے بھائی
امام بخش نے کندھون پر اٹھا لیا۔ اور پھر اسکا جلوس شہر مین نکالا
گیا۔ زبسکو کو اس کشتی کے لئے پندرہ سو پونڈ اور آمد و رفت کا کرایہ
دیا گیا۔ گاماں کو مہاراجہ پٹیالہ نے نہایت معقول انعام عطا فرمایا ہے۔

ریاست کپورتھلہ

صاحب العظمت سر مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ کی دہلی سے مراجعت

کپورتھلہ ۱۷ فروری۔ کل بوقت صبح سر [illegible] مہاراجہ صاحب بہادر
تاجدار کپورتھلہ دام ملکہم بذریعہ اسپیشل ریلگاڑی مراجعت فرما دار الریاست
ہوئے۔

کپورتھلہ ۱۹ فروری۔ عالیجناب خان بہادر دیوان میان محمد عبد الحمید صاحب
بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای وزیر اعظم صاحب بہادر کپورتھلہ دہلی
سے صبح کے وقت واپس تشریف لائے۔

گارڈن پارٹی و ٹینس

۲۲ فروری کو بوقت شام قصر شاہی کے باغات مین ایک عظیم الشان
گارڈن پارٹی منعقد ہوئی اس موقعہ پر یورپین [illegible] اور معززین
مہمان شریک تھے جن مین زیادہ قابل ذکر ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر
و رانی صاحبہ جیند [illegible] مس رائن اور مسٹر سلیم تھے مس رائن امریکہ
کی مشہور آفاق ٹینس کھیلنے والی خاتون ہین جنہون نے دہلی مین ٹینس کی
کھیل کے موقعہ پر جو واقعات ان کے متعلق پیش آچکے ہین وہ
ناظرین اخبارات مین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ یہان بھی تفریحاً مس
رائن نے کھیلے اور اپنے کھیل کی نفاست کے جوہر دکھائے

بھر واقعی قابل قدر ہیں

شام کو قصر شاہی میں ان عاملوں کے اعزاز میں ضیافت تھی جس کے بعد بکیفیت کلب میں بائسکوپ کا تماشا ہوا۔

میلہ چونکیان دمیلہ منڈی مال مویشی گھوڑ شالہ بیت بکور مسلسل ۲۰ فروری۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران میں حسب معمول سابق میلہ منڈی، مویشی و میلہ چونکیان سرکاری میلگاہ کے متصل میدان میں بڑی دھوم دھام سے ہوتے رہے۔ میلہ چونکیان میں حضور پرنور والا بنفس نفیس بسواری موٹرکاری سرشام تشریف لے گئے۔ اور ہجوم کی نظارہ آرائی کو دیکھ کر نہایت محظوظ ہوئے۔ یہ میلہ ۲۲ فروری کی شام کو ختم ہوا۔

میلہ منڈی مال مویشی ابھی ۲۰ فروری تک جاری رہیگا۔ یہ مفید عام میلہ سرکار دولتمدار کی سرپرستی میں ہوتا ہے جسمیں تمام اقسام کے مویشی داخل ہوتے ہیں۔ اور خوب بیع و شری ہوتی ہے اور زمیندار لوگ چوپایہ جانوران سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میلہ منڈی کے خاتمہ پر ہر قسم کے خوبصورت جانوران کو انعام تقسیم کیا جاتا ہے جس تقریب کی صدارت بالعموم سرکار دولتمدار کوئی معزز رکن خاندان عالی فرماتے ہیں۔

دارالریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور

تقریب شہادت حضرت امیرالمومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب ابو تراب سید نا مولا مشکلکشا علی شیر خدا شہنشاہ ولایت کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹ سے ۲۱ رمضان المبارک تک حسب دستور قلعۂ معلّی میں مجالس عزا منعقد ہوئیں۔ اعلیٰحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم اور شہزادگان ریاست اور حکام حکومت و معززین شہر کا اجتماع ایک پُر رونق منظر پیش کرتا تھا۔ اختتام پر ہر سہ روز شیرینی و لنگر نہایت افراط کے ساتھ تقسیم ہوتا رہا اور ہر سہ روز تمام محکمہ جات اور دفاتر سرکاری میں عام تعطیل رہی۔

ژالہ باری ۲۰ فروری کو شب میں قریب ۱۲ بجے کے گرج چمک ورعد کے ساتھ ترشح ہوا۔ اور ژالہ باری بھی ہوئی جس کی وجہ سے شب کو خنکی بڑھ گئی تھی۔

موسم اب اعتدالی حالت پر آرہا ہے دن میں تمازت آفتاب ناگوار گزرتی ہے مگر شب کو خاصی خنکی ہوتی ہے

شہر میں بفضلہ تعالےٰ سب طرح خیریت ہے۔ اور بہ اقبال سرکار دولتمدار غیر معمولی امراض سے پاک رہا ہے۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۳)

بحکم پنڈت پدماوت پانڈے صاحب بہادر منصف حوالی بریلی

نمبر مقدمہ ۱۹۹

ریاض الدین خان ولد رفیع الدین خان پٹھان ساکن ریاست رامپور محلہ گڑھ جلال الدین خان مدعی۔

بنام

بجن خان پسر نابالغ فیاض علیخان پٹھان بولایت مسماۃ اچھی بیگم مادر حقیقی خود ساکن ریاست رامپور محلہ کٹ کتہ پٹھان مدعا علیہ۔

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت نفاذ کفالت کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ ماہ مارچ ۱۹۲۶ء وقت دس بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوے کی کرو۔ اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۹۲۶ء جاری کیا گیا۔

(دستخط بخط انگریزی)

منصف صاحب حوالی بریلی

انتقاد

سلطانی منجن

جناب حکیم سید محمد صاحب قبلہ لکھنوی ایک خاندانی طبیب ہیں۔ آپنے سلطانی منجن مرکب کیا ہے۔ اور ہمیں اظہار رائے کے لئے بھیجا ہے ہم نے قسم قسم کے منجن دانتوں کی حفاظت کیلئے استعمال کئے ہیں لیکن خصوصیت یہ ہے کہ سلطانی منجن کو دانتوں کے کل امراض کے لئے مفید پایا۔ ایک پیر بابا کے رئیس کو بھی ہمنے استعمال کرایا جس کا بیان ہے کہ مجھے بہت فائدہ ہوا۔ خوشبودار و نفیس ہے۔ ہر کسی کی ایک پڑیہ ضرورت ہے آپ بھی منگا کر فائدہ اٹھائیے سب منجن استعمال کرنا چھوڑ دینگے۔ تاجروں کو خاص رعایت دیجاتی ہے جو خط و کتابت سے طے ہو سکتی ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر دارالصحت سرائے معالی خان لکھنؤ

اس کالے رنگ والی کو صد آفرین کی جو

کیونکہ اس نے لاکھوں ناامیدوں کو امید دلائی۔ لاکھوں خودکشی پر آمادہ ہونے والوں کو ڈھارس دیا سیکڑوں اُجڑے ہوئے اور تاریک گھروں کو آباد و روشن کیا اب لاکھوں تکلیف زدہ اس کے دست شفقت سے فیض اٹھا رہے ہیں۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ کون ہے؟

یہ عقوبات سرتاج عالم آتشک نگرہ گو بیان ہیں جو دیکھنے میں تو کالی ہیں لیکن نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہیں۔

ضعف قبضیت - بدہضمی - خون - اور منی کی خرابی - کثرت احتلام - نامردی - پیٹ کی ہر قسم کی شکایت وغیرہ وغیرہ - امراض کو دور کرکے اصلی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخش کر لاکھوں مریضوں کو خودکشی سے بچایا ہے اور بے اولاد کو اولاد دیکر اندھیرے گھر کو روشن کیا ہے آپ ضرور ایک دفعہ تجربہ کرلیں۔

قیمت رفاہ عام کی غرض سے فی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ لینے پر چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

طلاء رواجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر غافل رہے ہیں اور بالکل نامرد بنگئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں اُن کو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کرلیں۔

قیمت فی شیشی نصف تولہ ۵ر علاوہ محصولڈاک

پتہ

ویدشاستری منی شنکر گووند جی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کارخانہ دبدبہ سکندری کی تجارتی کتابیں

ہفتخوان شوکت

جسمیں بہتر سے بہتر طبعزاد لذیذ و بکارآمد نظمیں اس میں آپکو ملینگی ہزاروں جلدیں نکل چکی ہیں اور ہمارے مطبع میں چار بار طبع ہو چکی ہے قیمت

تحفہ رضوی

دنیائے ادب میں بہت کم ایسے حضرات ہونگے جو عالیجناب غفران مآب نواب سید محمد حامد علی خان بہادر ناظم فردوس مکان سابق فرمانروائے رامپور نور اللہ مرقدہ کی شیرین زبانی اور سحر بیانی سے ناواقف ہوں تحفہ رضوی آپکے کلام معجز نظام سے وہ انتخاب ہے جس کا تعلق صرف مناقب اہلبیت کرام حضور سید الشہداء امام العشاق سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہ التحیۃ والسلام کی ذات قدسی صفات سے ہے اور جسکو خاکسار فضل حسن صابری مالک و ایڈیٹر اخبار دبدبہ سکندری ریاست رامپور نے مرشد زادہ آفاق عالیجناب نواب سید رضا علیخان صاحب بہادر ولیعہد ریاست رامپور کے نام نامی سے معنون کرکے فلس کیپ سائز کے ۱/۸ سائز اور نفیس کیپ کاغذ پر طبع کرایا ہے ممکن نہیں کہ آپ تحفہ رضوی سے متاثر نہوں صرف آٹھ آنہ ۸ر میں اس متبرک تحفہ کا ہدیہ ہے جلد منگا لیجئے بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں

ملنے کا پتہ منیجر اخبار دبدبہ سکندری ریاست رامپور

الدر المنظم فی مناقب غوث الاعظم

بزبان اردو

حضرت پیر دستگیر جناب محبوب اکرم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل و مستند سوانحعمری اور حالات و کرامات علیحدہ مع تفصیل فاتحہ گیارھویں شریف مؤلفہ حضرت جناب مولانا حافظ شاہ علی انور قلندر صاحب کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ دو حصوں میں تقریباً ایکہزار صفحات

قیمت جلد اول ۳ جلد دوم ۲

ملنے کا پتہ

کاکوری شریف ضلع لکھنؤ مالک اودھ تکیہ شریفہ کاظمیہ

حضرت جناب سجادہ نشین صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

مطبع حسنی ریاست رامپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم باہتمام فضل حسن صابری
اڈیٹر و منیجر و پرنٹر چھپا اور منشی محمد احسین خان صابری و منشی صابر حسن خان قادری نے مشتہر کیا